ٹیلیفون نمبر ۳۳ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

الفضل — خطبہ نمبر ۱۲

یوم پنجشنبہ

جلد ۳۳ | ۵ ماہ شہادت ۱۳۲۴ ہش | ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۶۴ ہجری | ۵ اپریل ۱۹۴۵ء | نمبر ۸۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت بخار اور گلے میں خرابی کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو بخار اور سردرد آج بھی رہا ضعف بھی ہے احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

— حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت سردرد اور پاؤں کے انگوٹھے میں درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے دعائے صحت کی جائے — حضرت ام ناصر احمد صاحبہ حرم اول سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت تاحال بخار اور معدے میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت کریں — کل جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کے ہاں تقیہ بیگم صاحبہ بنت میجر ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل (جیل خانجات) کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور بہت سے ...

خطبہ جمعہ

خصوصیت سے دعائیں کرنے کا ارشاد

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳۰ ماہ امان ۱۳۲۴ ہش مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء

مرتبہ:- مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیال گڑھی مولوی فاضل

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

چونکہ نماز کو دیر ہو گئی ہے۔ اور اب نماز کے بعد جبکہ میں عصر کی نماز بھی جمعہ کی نماز کے ساتھ جمع کر کے پڑھاؤنگا۔ مجلس شوریٰ ہونے والی ہے۔ اس لئے آج میں کوئی لمبا خطبہ نہیں پڑھونگا۔ صرف جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ ان ایام میں جو ہمارے لئے نہائت ہی اہم ایام ہیں۔ یعنی ہم سال بھر کا پروگرام بنانے والے ہیں خصوصیت سے دعائیں کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور عجز اور انکسار سے درخواست کریں۔ کہ وہ اپنے فضل سے ترقی کی طرف ہماری راہ نمائی فرمائے۔ فتنوں سے محفوظ رکھے۔ اور ہمیں اس بات کی توفیق دے۔ کہ ہم صحیح لائحۂ عمل تیار کریں۔ اور باقی جماعت کو اس بات کی توفیق دے۔ کہ وہ اس پروگرام کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔ اور ہر قسم کی قربانی کر کے اس پروگرام کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی بھی توفیق دے۔

قوم کا بگاڑ یا سدھار قوم کے اپنے ہی ہاتھ میں ہوتا ہے۔ جس طرح ہر شخص جیسا عمل کرتا ہے۔ ویسا ہی پھل پاتا ہے۔ اسی طرح ہر قوم جیسا عمل کرتی ہے۔ ویسا ہی پھل پاتی ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ ہر شخص اپنی قومی زندگی کو علاوہ فردی زندگی کے ایسا بنائے۔ کہ تفرقہ اور فساد اور قومی ترقی کے راستہ میں روک پیدا نہ ہو۔ چونکہ ہمارے اعمال محدود ہیں اور اسلامی ترقی کے لئے جس قسم کے سامانوں کی ضرورت ہے۔ چونکہ ان سامانوں اور ان حالات کا پیدا ہونا ہمارے اعمال کے مطابق ممکن نہیں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل اور اپنے احسان سے ہمارے اعمال سے زائد انعام ہمیں دے۔ اتنا زائد کہ ہماری حقیر اور ذلیل قسم کی کوششیں نتائج کے لحاظ سے اعلیٰ درجہ کی ثابت ہوں۔ اور ان کے ذریعہ احمدیت اور اسلام کو غلبہ حاصل ہو۔ اب میں اسی پر بس کرتا ہوں۔ اور پھر یہ اعلان کر دیتا ہوں۔ کہ جمعہ کی نماز کے ساتھ ہی عصر کی نماز بھی جمع ہو گی۔ اس کے بعد مجلس شوریٰ کی کارروائی حسب قاعدہ پہلے وہ سکول تھا اب کالج ہے۔ کالج کے ہال میں شروع ہو گی۔

ایڈیٹر:- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا۔

حضرت امام پر سلام

السّلام اے جادۂ فکر و عمل کے شہسوار
السّلام اے ظلمتوں میں نُور کے پیغام بر
السّلام اے مخزنِ ایثار و جانِ عاشقی
السّلام اے خاص شیدائے رسولِ ہاشمی
السّلام اے پہلواں اے کافروں کے بیخ کن
السّلام اے ماہِ رفعت عاجزوں کے دردمند
السّلام اے مصدرِ انوار اے روشن ضمیر
السّلام اے شاہ اقلیمِ سخن والاشان

السّلام اے دینِ حق کی سلطنت کے تاجدار
افتخارِ آدمیت رہبرِ جنّ و بشر
اے مسیحائے زماں روحِ روانِ عاشقی
تونے رکھ لی آکے سچ مچ آبروئے اسلام کی
مشرکوں کے فاسقوں کے فاجروں کے بیخ کن
منبعِ عرفان و حکمت صاحبِ عزم بلند
ماہِ طلعت مشعلِ دیں بیکسوں کے دستگیر
خادمِ دین محمدؐ مہدیٔ آخر زماں

تیرے آنے سے وہی روشن بہاریں آگئیں
پھر زمانے پر تقدس کی فضائیں چھا گئیں

(ثاقب زیروی)

تبلیغ احمدیت کے لئے اپنے اوقات پیش کرنیوالے خوش قسمت

ہر وہ شخص جو تبلیغ کے لئے اپنے فارغ اوقات وقف نہیں کرتا اور دیوانہ وار تبلیغ کیلئے سعی نہیں کرتا۔ وہ گویا اسبات پر راضی ہے۔ کہ دشمن ہماری اقلیت سے فائدہ اٹھا کر ہمارے مرکز میں آکر ہمارے پیارے آقا کے خلاف بدزبانی کریں۔ گزشتہ دنوں احرار اور آریوں نے دارالامان میں جمع ہو کر جو گندہ دہنی کی اور ہمارے دل دکھائے اس پر ذمہ دار افسران سے پروٹسٹ کیا گیا۔ لیکن اس پروٹسٹ پر افسران بالا کے کانوں پر جوں تک نہ رینگی۔ آخر یہ کیوں؟ اس کی وجہ صرف یہ ہے۔ کہ ہم نہایت درجہ اقلیت میں ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ "معاندین کی گالیاں سنکر اگر واقعی کسی کو اشتعال آتا ہے۔ اگر غیرت آتی ہے۔ اگر واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قدر دل میں ہے۔ تو اس کے اظہار کا یہ طریق درست نہیں (کہ پروٹسٹ کیا جائے اور ریزولیوشن پاس کئے جائیں) بلکہ اس کا طریق دوسرا ہے۔ جب کسی کے بیٹے کو ٹائیفائڈ ہو جاتا ہے۔ تو وہ کس طرح بیس بیس دن اور مہینہ مہینہ دوکان کو بند کر کے اور کاروبار ترک کر کے اس کی تیمارداری میں لگ جاتا ہے۔ اسی طرح جسے گالیاں سنکر غصہ آتا ہے۔ اشتعال پیدا ہوتا ہے۔ اگر غیرت جوش میں آتی ہے۔ تو چاہیئے تھا۔ کہ وہ دفتر تبلیغ میں جاتے اور کہتے کہ میں نے قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں ملتی سنی ہیں جس سے مجھے بہت غصہ آیا ہے۔ اس لئے میں پندرہ بیس دن تبلیغ کیلئے دیتا ہوں۔" ہر وہ شخص خوش قسمت ہے جو حضور کے اس ارشاد کی روشنی میں اپنے اوقات تبلیغ کے لئے وقف کرتا ہے۔ ہر دوکاندار اپنی دکانوں کو بند کر کے۔ ملازمین دفاتر سے رخصت لیکر اور طلباء، اساتذہ۔ پروفیسرز وغیرہ موسمی رخصتوں میں اپنے ضروری کام چھوڑ کر بھی تبلیغ کیلئے اوقات وقف کریں۔ مبارک ہیں وہ جو اس جہاد میں حصہ لیں۔

(ناظر دعوت و تبلیغ)

ورنیکلر اور اینگلو ورنیکلر طلباء کا مدرسہ احمدیہ میں داخلہ

پہلے مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں صرف اینگلو ورنیکلر مڈل پاس طلباء داخل کئے جاتے تھے۔ مگر اب پہلی جماعت میں صرف ورنیکلر مڈل پاس طلباء کے داخلہ کا بندوبست بھی کیا جارہا ہے۔ اس طرح جو طالب علم صرف فارسی مڈل پاس ہو۔ وہ بھی مدرسہ احمدیہ میں داخل ہو سکینگے۔ مدرسہ احمدیہ کا داخلہ شروع ہو چکا ہے۔ احباب اپنے بچوں کو خواہ وہ ورنیکلر مڈل پاس ہوں یا اینگلو ورنیکلر مڈل پاس ہوں۔ بموجب منشاء حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے جلد از جلد بھجوا دیں۔

(ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ)

مسلم حقوق اور ہندو راجیہ

جماعتہائے احمدیہ کشمیر نے مطالبہ کیا ہے۔ کہ کتاب "مسلم حقوق اور ہندو راجیہ" کی اگر ... علاقہ میں اشاعت کی جائے۔ تو نہایت عمدہ نتائج پیدا کریگی۔ وہ جماعتیں اس کی اشاعت میں مخلص باہمت احباب کی امداد چاہتی ہیں۔ جو احباب اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں وہ دفتر نشر و اشاعت میں اطلاع دیں۔ کتاب کی قیمت [illegible] رکھی گئی ہے۔

(نظارت دعوت و تبلیغ)

تحریک جدید کے متعلق حضور کی قلم سے ایک خط کا جواب

تحریک جدید کے دفتر دوم کے سال اول میں وعدہ کرنے کی میعاد ۷ اپریل تک ہے۔ اور جو لوگ دفتر دوم کے جہاد کی پانچ ہزاری فوج میں ابھی شامل نہیں ہوئے۔ وہ شامل ہو سکتے ہیں۔ اور ان کے لئے اپنی ایک ماہ کی آمد دینے کی شرط ہے۔ سمندر پار سے ایک فوجی عہدہ دار نے جن کی آمد اس وقت ۲۱۳ ماہوار ہے۔ حضور کی خدمت میں اپنا وعدہ پیش کرتے ہوئے لکھا۔ کہ حضور کا حکم ملنے پر فوراً روپیہ بھیج دونگا۔ نیز وہ یہ دریافت فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں واپسی پر تنخواہ میں کمی ہو جائیگی۔ تو اس وقت اس کمی کے مطابق دینے کی اجازت ہے۔ یا کیا ارشاد ہے۔ اس پر حضور نے رقم فرمایا۔

"ایک ماہ کی آمد سے ہر سال جو تنخواہ ہو۔ وہ مراد ہے۔ مثلاً پنشن پر چلا جائے۔ اور نصف تنخواہ ملے تو اس کو نوکری والی تنخواہ نہ دینی ہوگی۔ بلکہ پنشن والی نصف تنخواہ دینی ہوگی۔ غرض جو کمی ہوگی۔ اس کے مطابق دینا ہوگا۔"

دفتر دوم کے مجاہد یہ اصول یاد رکھیں۔ ہر سال ان کے لئے ایک ماہ کی آمد دینے کی شرط ہے۔ اب اگر کسی کی آمد کسی سال کسی وجہ سے کم ہو جائے۔ تو کمی کے بعد جو آمد ہے۔ وہ دینی ہوگی۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

جماعتہائے احمدیہ ضلع لاہور کی تنظیم

ضلع وار نظام کے قیام کے سلسلہ میں ضلع لاہور کی احمدیہ جماعتوں کو ان کے اپنے مشورہ کے مطابق دو حلقوں میں تقسیم کیا جانا مناسب سمجھا گیا ہے۔ ایک حلقہ خاص شہر لاہور کا ہوگا۔ جو پہلے سے مقرر ہے۔ اور جس میں مندرجہ ذیل جماعتیں شامل ہیں۔

(۱) دہلی دروازہ و موچی دروازہ (۲) سول لائن (۳) محمد نگر (۴) گڑھی شاہو (۵) گنج (۶) باغبانپورہ (۷) چھاؤنی و توپخانہ (۸) بھاٹی دروازہ (۹) کوچہ چابکسواراں (۱۰) نیلا گنبد (۱۱) فرنگ و اسلامیہ پارک (۱۲) سلطانپورہ (۱۳) مصری شاہ (۱۴) شاہدرہ۔

یہ حلقہ پہلے سے ہی امارت لاہور کے ماتحت ہیں۔ اور ان کے لئے شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ منظور شدہ امیر ہیں۔

دوسرا حلقہ نیا مقرر کیا گیا ہے۔ جس کا مرکز قصور ہوگا۔ اس حلقہ میں ضلع لاہور کی باقی تمام جماعتیں شامل ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس حلقہ میں ۳۰ اپریل ۱۹۴۵ء تک کے لئے ملک عبدالرحمن صاحب مالک فلور ملز قصور کو امیر مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

تعلیم الاسلام کالج

ہمیں تمام اُن نوجوانان احمدیت کے پتے مطلوب ہیں جو امسال میٹرک کے امتحان میں شریک ہوئے ہیں۔ خواہ وہ کسی صوبہ کسی یونیورسٹی سے تعلق رکھتے ہوں۔ امید ہے۔ کہ نوجوان جلد از جلد اس آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے نام اور پتوں سے آگاہ کرینگے۔ قادیان سے شریک ہونیوالے طلباء اس سے مخاطب نہیں ہیں۔

(مرزا ناصر احمد پرنسپل تعلیم الاسلام کالج قادیان)

"کسی کام کو ذلیل نہ سمجھا جائے"

مجلس خدام الاحمدیہ نے احباب میں عزت و ذلت کا صحیح مفہوم پیدا کرنے کے لئے وقار عمل عرصہ چھ سال سے جاری کر رکھا ہے۔ سالِ ہفتم کا پہلا یوم وقار عمل (مورخہ ۶ شہادت بروز جمعۃ المبارک) اس بات کا اکتیسواں ثبوت ہوگا۔ کہ ہم احمدی کسی کام کو ذلیل نہیں سمجھتے۔ مقام عمل نصرت گرلز سکول کو جانے والی سڑک۔ وقت صبح آٹھ بجے۔

خاکسار ناصر احمد مہتمم وقار عمل مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو کے وی۔پی

ریویو آف ریلیجنز اردو بابت ماہ اپریل ۱۹۴۵ء حسب اطلاع سابق مورخہ ۴/۴۵ کو قادیان سے وی۔پی کیا جارہا ہے۔ اور تمام تعاون داروں سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ وی۔پی وصول فرما کر اپنے اس قومی مجلہ کی اعانت فرمائینگے۔

(مینیجر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو)

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کا عہد مبارک

ایک عظیم الشان تازہ نشان

حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحیح بخاری میں فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ جب ایک صادق انسان کی قبولیت دنیا میں پھیلانے کا ارادہ کرتا ہے۔ تو فرشتوں کو فرماتا ہے جاؤ اور میرے اس بندے کی قبولیت اکناف عالم میں پھیلا دو۔ اور سعید الفطرت انسانوں کے دلوں میں اس کی سچی محبت جاگزین کر دو۔ تب وہ فرشتے اس احکم الحاکمین کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے قلوب میں اس برگزیدہ انسان کی محبت کا بیج بکھیر دیتے ہیں۔ اس محبت کی لذت کچھ وہی لوگ جانتے ہیں۔ جو اس سلک میں منسلک ہوں۔ اور اس شمع کی حرارت کو وہی انسان محسوس کرتے ہیں۔ جو اس کے پروانے ہوں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ آپ کے خدام کو اس قسم کی والہانہ محبت اور حقیقی وابستگی ہے۔

اس محبت اور وارفتگی کا ایک تازہ اور ایمان افروز نظارہ اہل دل اصحاب نے مجلس شوریٰ کے آخری اجلاس میں دیکھا۔ نظارت تعلیم وتربیت نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک خواہش کی تکمیل کی تجویز پیش کی۔ جو حضور نے ۱۹۰۰ء میں خطبہ الہامیہ کے ابتدا میں بیان فرمائی ہے۔ کہ قادیان میں ایک ایسا کمرہ تعمیر کیا جائے۔ جس میں سو آدمیوں کی نشست کی گنجائش ہو۔ اور اس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں کی مذہبی کانفرنس کا انتظام ہو۔

نظارت تعلیم وتربیت نے اس مقصد کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ میں دو ہزار روپیہ کی رقم رکھی تھی۔ جس وقت یہ معاملہ مجلس شوریٰ میں بغرض منظوری پیش ہوا۔ تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک جوش اور رقت کی حالت میں خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ میں گر پڑے۔ نمائندگان اور دوسرے اصحاب نے بھی حضور کی فوری اتباع کی۔ سجدہ سے اٹھنے کے بعد آپ نے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد جب اسلامی فتوحات ہوئیں۔ اور آسائش کا زمانہ آیا۔ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے متعلق مروی ہے۔ کہ آپ کے سامنے جب کوئی عمدہ غذا آتی۔ تو آپ کے آنسو نکل آتے۔ اس کی وجہ دریافت کرنے پر آپ نے فرمایا۔ کہ میرے سامنے جب یہ چیزیں آتی ہیں۔ تو مجھے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یاد آ جاتی ہے۔ اور میرے آنسو بے اختیار نکل آتے ہیں۔ کہ کاش حضور علیہ السلام کے وقت یہ چیزیں ہوتیں۔ تو حضور کے سامنے پیش کرتے۔ اس قسم کی بات آج میرے یہاں سجدہ کرنے کا باعث ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج سے ۴۵ سال قبل ایک خواہش کا اظہار فرمایا کہ قادیان میں دینی ضرورت کے لئے ایک اتنا بڑا کمرہ ہو۔ جس میں سو آدمیوں کے بیٹھنے کی جگہ ہو۔ اور اس زمانہ کے لحاظ سے یہ کام بہت بڑا نظر آتا تھا۔ لیکن آج اللہ تعالیٰ کا ایسا فضل ہے کہ جس کمرہ میں مجلس شوریٰ کا اجلاس ہو رہا ہے۔ اس میں چھ سو کے قریب کرسیوں پر لوگ بیٹھے ہیں۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سجدہ اور اس کے بعد اس درد سے بھری ہوئی تقریر نے ایک جادو کا سا اثر پیدا کر دیا۔ جس سے ہر آنکھ پرنم۔ اور ہر دل ایک وجد کے عالم میں تھا۔ اس کیفیت میں میاں غلام محمد صاحب اختر نے اٹھ کر گلوگیر آواز میں کہا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ادنیٰ سے ادنیٰ خواہش کو پورا کرنے کے لئے ہر احمدی اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور اس قربانی میں وہ ایک دائمی مسرت محسوس کرتا ہے۔ اس لئے میری گزارش ہے کہ اس رقم کو بجٹ میں نہ رکھا جائے۔ بلکہ جس طرح مسجد مبارک کی توسیع کے لئے طوعی طور پر چندہ جمع کر لیا گیا تھا۔ اس طور سے یہ رقم بھی فراہم کر لی جائے۔ یہ تجویز ہنوز بیان ہی ہو رہی تھی۔ کہ جناب چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر نے آگے بڑھ کر حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے سامنے دو ہزار کی رقم نقد پیش کر دی۔ اور پھر تمام اصحاب نقد چیک اور وعدوں کے ساتھ ایک دوسرے سے مسابقت کرتے ہوئے نظر آئے۔ وہ نہ صرف اپنی طرف سے بلکہ اپنے عزیزوں اور اپنی دوستوں اور اپنی جماعتوں کی طرف سے بھی وعدے پیش کر رہے تھے۔ اور ہر ایک سے ایک آگے بڑھ کر تصویری زبان میں کہہ رہا تھا۔ کہ میرے آقا مجھے اس قربانی سے محروم نہ کرنا۔

گر قبول افتد زہے عز و شرف

قربانی ایثار اور محبت کا یہ عجیب نظارہ تھا جس کا پورا اظہار الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ اس کیفیت کا کچھ وہی آنکھیں حقیقی لطف اٹھا سکتی ہیں جنہوں نے اسے خود دیکھا۔ اور اس محویت کو کچھ وہی دل اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں۔ جو اس روحانی بزم میں شریک تھے۔ ہاں اس رقت اور وجد کے عالم کا کسی قدر نظارہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے۔ کہ جب حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنی طرف سے دس ہزار روپیہ چندہ کا اعلان فرمایا۔ تو ساتھ ہی یہ خوشخبری سنائی۔ کہ سوا گھنٹہ کے اندر اندر اس مجلس میں سوا دو لاکھ روپے کے قریب وعدے ہو گئے ہیں اس مژدہ جانفزا سنانے کے ساتھ حضور نے پھر ایک دفعہ سجدہ شکر کیا۔ اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ لیکن دلوں کی حالت عجیب سے عجیب تر ہو رہی تھی ہر انسان پر بے خودی کی طاری تھی۔ اور ہر زبان سے بے ساختہ یہ کلمات نکل رہے تھے۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ اللھم صل علی محمد وعلی عبدک المسیح الموعود۔ خاکسار ملک محمد عبد اللہ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ”ملحمہ کبریٰ“ کی پیشگوئی اور مولوی ثناء اللہ صاحب

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ”اہلحدیث“ ۱۹ ؍ جنوری ۱۹۴۵ء میں ”مرزا صاحب کے گول الہامات“ کے عنوان سے لکھا ہے۔ ”آپ ایسی گول مول بات کیا کرتے تھے۔ جس کے کئی پہلو ہوا کرتے تھے۔ مثلاً فرمایا کہ دو بکریاں ذبح ہونگی۔ اس الہام کو کبھی کہیں لگا دیا۔ کبھی کہیں ․․․․ اسی پر کیا موقوف ہے۔ مرزا صاحب کی کل پیشگوئیاں ایسی ہی ہیں“

دو بکریاں والے الہام پر بارہا روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ اس وقت مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس اعتراض کا ایک اور رنگ میں جواب عرض کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی پیشگوئی کبھی کہیں اور کبھی کہیں لگائے جانے سے وہ پیشگوئی اور الہام ”گول مول“ بن جاتا ہے۔ اور اس کے ملہم پر اعتراض کا موجب ہوتا ہے۔ تو کیا اس کی زد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تو نہیں پڑتی۔ کیونکہ خود آپ (مولوی ثناء اللہ صاحب) بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیوں کی نسبت یہی طریق اختیار کر چکے ہیں۔ آپ نے ۲ ؍ مئی ۱۹۴۲ء کے اخبار ”اہلحدیث“ میں لکھا۔

”حدیثوں میں ایک خبر آئی ہے۔ کہ قیامت سے پہلے ملحمہ کبریٰ بڑی لڑائی ہوگی۔ گزشتہ جنگ میں ہم نے اس حدیث کا مصداق اس جنگ کو سمجھا تھا۔ مگر اب خیال ہوتا ہے کہ شاید موجودہ لڑائی اس حدیث کی مصداق ہوگی“

پھر ۲۵ ؍ اگست ۱۹۴۲ء کے ”اہلحدیث“ میں لکھا۔ ”بعض احادیث میں پیشگوئی آئی ہے۔ کہ قیامت کے قریب ملحمہ کبریٰ ہوگا۔ یعنی بہت بڑی جنگ۔ اس لئے گزشتہ جنگ عظیم کے موقعہ پر ہم نے اس جنگ کو ملحمہ کبریٰ سمجھا تھا۔ مگر حالات حاضرہ نے بتایا کہ گزشتہ جنگ یعنی ۱۹۱۴ء ؍ ۱۹۱۸ء کی جنگ ملحمہ کبیرہ تو تھی۔ لیکن کبریٰ نہ تھی۔ بے شک موجودہ جنگ پہلی کی نسبت ملحمہ کبریٰ ہے۔ اس لئے اسکو اگر اس حدیث کا مصداق سمجھا جائے۔ تو غلط نہ ہوگا۔ ․․․․ قیاس یہی چاہتا ہے۔ کہ آئندہ کبھی جنگ ہوگی تو بلحاظ ترقی زمانہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی۔ اس وقت کے مسلمانوں کو اختیار ہوگا۔ کہ وہ اسکو ملحمہ کبریٰ قرار دیں۔ سردست تو ہمارا خیال یہی ہے۔ کہ یہی ملحمہ کبریٰ ہے جس کے متعلق حدیثوں میں خبر آئی ہے“۔

اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں جبکہ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ملحمہ کبریٰ کی پیشگوئی کا پہلے گزشتہ جنگ عظیم کو مصداق قرار دیا۔ اور اب اسکو موجودہ جنگ پر چسپاں کر رہے ہیں۔ اور کسی آئندہ جنگ پر چسپاں کرنے کے لئے بھی گنجائش تیار رہے ہیں۔ تو جسطرح آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات پر ”گول مول“ ہونے کا اعتراض کیا ہے۔ کوئی یہودی یا عیسائی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی پر ”گول مول“ ہونے کا اعتراض کرے تو آپ کے پاس کیا جواب ہے؟

افسوس مولوی ثناء اللہ صاحب ․․․․ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اعتراض کرتے ہوئے ․․․․

[illegible]

اشتراکیت عمل کے آئینہ میں

اشتراکیت اور افلاس

اشتراکیت کا سب سے بڑا وصف اور کمال جس کی دنیا بھر میں خوب تشہیر کی جاتی ہے یہ بتایا جاتا ہے۔ کہ اشتراکیت اپنے حلقہ اقتدار میں غربت اور افلاس کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیتی ہے۔ اور دنیا کے غریب مظلوم اور پسماندہ طبقہ کے لئے آرام و آسائش کا ایک ایسا بہشت پیدا کر دیتی ہے جس میں ہر شخص کے لئے روٹی کپڑے اور دیگر تمام ضروریات زندگی کا انتظام ہوتا ہے۔ چنانچہ اشتراکیت کے حامی لکھتے ہیں:-

"آج آپ کو روس میں کوئی شخص بے روزگار نظر نہیں آئیگا۔ جو لوگ بوڑھے، مریض یا کسی اور طرح سے کام کرنے سے معذور ہو گئے ہوں۔ انہیں حکومت کی طرف سے وظیفے ملتے ہیں۔" (سوشلزم کی پہلی کتاب صد ۵۳)

"سوویٹ یونین کے ہر باشندے کے مندرجہ ذیل حقوق محفوظ ہیں:-

..... ہر باشندے کا حق ہے۔ کہ اسے بڑھاپے میں۔ بیماری۔ اور جسمانی یا دماغی معذوری کی حالت میں ضروریات زندگی حکومت کی طرف سے پوری ہوں۔" (" ۶۶)

"سوشلسٹ سماج کسی بھی حالت میں مفت خوری کو برداشت نہیں کر سکتی۔" (" ۶۰)

ان بیانات میں کس حد تک صداقت پائی جاتی ہے۔ اس کے لئے میں پنڈت نہرو صاحب کا صرف ایک بیان پیش کرتا ہوں۔ جو ان کے مشاہدے پر مبنی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

"انقلاب بازاروں میں گداگروں کا انتظام بھی اب تک نہیں کر سکا۔ اکثر بھکاری ہم سے سوال کرتے تھے۔ بعض دفعہ نوجوان عورتیں جن کی بغل میں بچے ہوتے تھے۔ بھیک مانگتی دیکھی گئیں۔" (سوویٹ روس صد ۳۱)

اس بیان سے ظاہر ہے۔ کہ باوجود بلند بانگ دعاوی کے اشتراکیت روس کی سرزمین میں ہر شخص کے لئے ضروریات زندگی مہیا نہیں کر سکی۔ بلکہ وہاں بھی غربت اور افلاس موجود ہے۔ اور یہ غربت اتنی عام ہے۔ کہ (۱) مرد تو کجا عورتیں بھی گداگری کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں (۲) خود روس کا دارالحکومت بھی (جہاں پنڈت نہرو صاحب نے یہ نظارہ دیکھا) اس افلاس سے محفوظ نہیں ہے۔ دور دراز کے پسماندہ علاقوں میں تو یقیناً حالت اس سے بھی خراب ہوگی۔

(۳) گورنمنٹ کا ایک معزز مہمان بھی اپنے چند روزہ قیام کے دوران میں اس افلاس کے نظارے "اکثر" دیکھ سکتا ہے۔ حالانکہ وہ دن رات سرکاری افسروں میں گھرا رہتا ہے۔ اور گورنمنٹ کی کوشش بالعموم یہ ہوتی ہے۔ کہ غیر ملکی مہمان کو حتی الامکان تصویر کا صرف روشن پہلو دکھایا جائے۔

جو لوگ بغیر سمجھے سوچے روس کے پراپیگنڈے پر یقین کر لیا کرتے ہیں وہ اس بیان کی روشنی میں اندازہ لگائیں کہ روس میں کس حد تک ہر شخص کے لئے "ضروریات زندگی" مہیا کی گئی ہیں۔

روس کی مساوات

بالعموم یہ سمجھا جاتا ہے۔ کہ روس کی سرزمین میں امیر غریب۔ ادنیٰ و اعلیٰ اور چھوٹے بڑے کا کوئی امتیاز نہیں ہے۔ بلکہ ملک کی تمام جماعتوں اور طبقوں کے ساتھ برابری اور مساوات کا سلوک کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ خیال بھی دیگر امور کی طرح ایک غلط اور باطل خیال ہے۔ پنڈت نہرو لکھتے ہیں:

"کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کو جو حکومت کے تمام بڑے عہدوں پر قابض ہیں۔ دو سو پچیس روبل ماہانہ تنخواہ ملتی ہے۔ جو ہمارے ہاں کے تین سو روپے کے برابر ہے۔" (سوویٹ روس صد ۲۶)

"سوویٹ کے انتظام کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں اس حقیقت کو کھلے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ سوسائٹی میں ہمیشہ مختلف حیثیت کی جماعتیں شامل ہوتی ہیں۔ اور ہر ایک جماعت کے اقتصادی مفاد مختلف ہوتے ہیں جب تک یہ حالت قائم رہیگی۔ ہر ایک گورنمنٹ کو ان جماعتوں کی متناسب اہمیت کا لحاظ رکھنا پڑیگا۔" صد ۳۷

"انقلاب سے پہلے سوسائٹیوں میں صرف مزدور شامل تھے۔ بعد میں سپاہی اور ملاح شریک ہوئے۔ آخر میں کسان بھی شامل ہو گئے لیکن کسانوں کو اتنا حق نیابت نہیں دیا گیا جتنا کہ مزدوروں کو۔ کیونکہ مزدوروں کو نہایت ترقی کن جماعت خیال کیا گیا۔" صد ۳۷

مندرجہ بالا بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ:-

(۱) کمیونسٹ پارٹی کے ممبروں کو تین سو روپیہ ماہانہ تنخواہ دی جاتی ہے۔ یہ رقم یقیناً وہاں کی تنخواہوں کی عام شرح سے زیادہ ہے۔ گویا تنخواہ کے معاملہ میں اپنی پارٹی سے امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ (۲) مختلف جماعتوں کے ساتھ ان کی اہمیت کے مطابق مختلف سلوک کیا جاتا ہے۔ چنانچہ مزدوروں کو کسانوں اور ملاحوں سے زیادہ حق نیابت دیا گیا ہے کیونکہ انہیں ترقی یافتہ جماعت سمجھا جاتا ہے۔ ان امور کے پیش نظر کیا کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ سرزمین روس میں مساوات اور برابری کا اصول برتا جاتا ہے۔

آزادی رائے

آزادی رائے انسانیت کا ابتدائی حق تسلیم کیا گیا ہے۔ اشتراکیت کے مؤید دنیا کو تو یہی بتاتے ہیں کہ "سوشلسٹ سماج میں ہر شخص کو ضمیر اور عقائد کی پوری پوری آزادی ہوگی" لیکن حقیقتاً انسانیت کے اس ابتدائی حق کو بھی روس میں بری طرح کچلا گیا ہے۔ مذہبی امور میں جو روا داری اور آزادی رائے برتی جاتی ہے۔ اس کا کچھ ذکر اوپر آ چکا ہے۔ ایک مثال اور عرض کر دی جاتی ہے "ایک سے زیادہ شادی کرنے کی ممانعت ہے"۔ (سوویٹ روس، فرینکی) جو شخص مذہبی طور پر ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا قائل ہو اسے ایک ہی شادی پر مجبور کرنا کیا اسی کا نام "ضمیر اور عقائد کی پوری پوری آزادی" ہے۔ یہ تو تھی مذہبی آزادی رائے۔ سیاسی آزادی رائے کا بھی یہی حال ہے۔ پنڈت نہرو لکھتے ہیں۔ "سوویٹ گورنمنٹ اپنے سیاسی مخالفوں کے ساتھ اور ان لوگوں کے ساتھ جن پر انہیں انقلاب کی جوابی سرگرمیاں کرنے کا شک ہو نہایت بے رحمانہ برتاؤ کرتی ہے۔" (صد ۹۷)

"سوویٹ حکومت کو مزدوروں کی مطلق العنانی سے موسوم کیا جاتا ہے۔ جو حقیقت میں ایک ترقی کردہ جماعت کی مطلق العنانی ہے۔" (صد ۳۰)

گویا پنڈت نہرو کے نزدیک جو لوگ سیاسی لحاظ سے اشتراکیت سے مختلف خیالات رکھتے ہیں ان سے وہاں "نہایت بے رحمانہ" سلوک کیا جاتا ہے۔ اور روس کی حکومت ایک جمہوری حکومت نہیں بلکہ مزدوروں کی ایک مطلق العنان حکومت ہے۔ جسے دیگر پارٹیوں پر سیاہ و سفید کے اختیارات حاصل ہیں۔

یہ امور بطور مثال عرض کئے گئے ہیں۔ تاہم ہر بالغ نظر انسان ان سے بخوبی اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ اشتراکیت کا نظام دنیا کے سامنے جو نمونہ پیش کرتا ہے۔ ان پر خود کس حد تک عمل کرنے میں کامیاب ہو سکا ہے۔ چونکہ یہ حوالہ جات پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی تحریروں سے پیش کئے گئے ہیں۔ جو ان کے ذاتی مشاہدہ پر مبنی ہیں۔ اور پنڈت نہرو خود اس تحریک کے حامی اور مؤید ہیں اس لئے یہ تحریریں ایک ایسی اہمیت اور وقعت رکھتی ہیں۔ جسے ایک کمیونسٹ بھی آسانی سے نظر انداز نہیں کر سکتا۔ بلاشبہ اشتراکیت میں خوبیاں بھی ہونگی غرباء کی ہمدردی اور ان کی تمدنی اور اقتصادی زندگی کے معیار کو بلند کرنا اس تحریک کا مقصد تھا۔ اور بلاشبہ یہ ایک نیک اور قابل تعریف مقصد ہے۔ لیکن چونکہ مذہب کی راہنمائی اسے حاصل نہ تھی۔ اس لئے ٹھوکر کھا گئی۔ جادۂ اعتدال سے تجاوز کر گئی۔ اور ایسی خطرناک غلطیوں کا شکار ہو گئی جو کبھی اسے اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہونے دیں گی۔

دنیا کی تمام مشکلات کا واحد اور کامل ترین حل صرف قرآن مجید کی اس حکیمانہ تعلیم میں ہے جسے آج سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت المصلح الموعود اطال اللہ بقاءہٗ واطلع شموس طالعہ نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ دنیا اگر اپنے درد اور دکھوں کا ازالہ کرنا چاہتی ہے۔ تو اسے طوعاً یا کرہاً اس تعلیم کے آگے سر تسلیم کرنا ہی پڑیگا۔ خاکسار خورشید احمد

وقف رخصت میں حصہ لینے والے احباب

حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔ "کہ بیرونی ممالک میں ہندوستان کی نسبت زیادہ بیداری پائی جاتی ہے۔ اور جب بیسیوں مبلغ باہر جائینگے تو چند ہی سالوں میں خدا کے فضل سے لاکھوں لوگ احمدیت میں شامل ہو جائینگے۔ اس وقت ہندوستان کے لئے بہت مشکل آ پڑیگی اور احمدیت کیلئے ایک خطرہ پیدا ہو جائیگا۔ پس جماعت کو ہندوستان کی تبلیغ کی اہمیت سمجھنی چاہیئے۔ اس خطرہ سے آنکھیں بند کر لینا انتہائی درجہ کی نادانی ہے۔ ہماری ہندوستان کی جماعت کو ۴۰ کروڑ ہندوستانیوں کو حلقہ بگوش احمدیت کرنا ہے۔ لیکن کیا یہ اس آہستہ رفتاری سے ہو جائیگا جس رفتار سے ان واقفین رخصت نے اپنے نام بھیجے ہیں۔ جب تک ہر احمدی طالب علم۔ پروفیسر۔ استاد۔ تاجر۔ وکیل۔ گورنمنٹ ملازم اپنی رخصتیں وقف کر کے گھر سے باہر نہ نکلیگا۔ یہ کام خود بخود نہ ہوگا۔ اپنی ذمہ داری کو سمجھو۔ بعض احباب نے ممکن ہے۔ اس خیال سے نام نہیں بھیجا کہ ابھی موسمی رخصتیں دور ہیں۔ بیشک ایسا ہے لیکن کیا انہیں معلوم نہیں کہ جس وقت سے وہ اپنا نام دینگے خدا کے ہاں ان کے نام نیکی لکھی جانی شروع ہو جائیگی۔ پس چاہیئے کہ جماعتیں جلد توجہ کریں۔ اور ہر جماعت سے اجتماعی طور پر لسٹیں تیار کر کے بھجوائی جائیں تا جلد ان کے لئے۔

تبلیغ کو صحیح رنگ میں سمجھا جائے — (ناظر دعوت و تبلیغ)

صحیح جہد للبقاء

سردار احمد خاں پٹھانی رئیس جام پور تبلیغ اسلام کا بڑا اور سچا جوش اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اور آغاز جوانی سے نہایت جوش۔ اخلاص اور قربانیوں کے ساتھ اس مقصد کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ وہ ٹھوس اور نمائشی باتوں سے بچ کر کام کرنے کے عادی ہیں۔ ان کی خاندانی شرافت اعلیٰ کیریکٹر صادق القول۔ صادق العہد ہونا۔ فیاضی۔ سخاوت۔ اصلاح پسندی کا پرزور جذبہ ان کے کاموں کی غیر معمولی مقبولیت کی ضمانت ہیں۔ مگر سردار صاحب سلسلہ احمدیہ کو تبلیغ اسلام میں بڑی روک سمجھتے اور بدقسمتی سے فنائے سلسلہ احمدیہ پر احیائے اسلام کی بنیادیں قائم کرنے کا اعتقاد رکھتے ہیں آپ نے ہندوستان کے تمام بڑے انسٹی ٹیوشنوں میں پہنچ کر اور قومی لیڈروں سے مل کر ان کی کایا پلٹ کرنے اور منظم اینٹی قادیان تبلیغی پالیسی اختیار کرنے کی کئی سال تک کوشش کی۔ مگر اس سے مایوس ہو کر کچھ عرصہ سے آپ نے براہ راست اپنے ہاتھ میں اس تحریک کو لے لیا ہے۔ جس کا نام تحریک تنظیم اہلسنت رکھا ہے۔ سردار صاحب نے اپنے مشن کا انٹروڈیوس کرانے کے لئے سنہ ۱۹۴۳ء میں ایک رسالہ موسومہ جہد للبقاء لکھا جس کے کئی ایڈیشن نکل چکے ہیں۔ تنظیم اہلسنت کی برانچیں ہندوستان میں کھولنے کی تحریک کے لئے یہ رسالہ لوگوں کے پاس بھیجا جاتا ہے۔ میں نے اس رسالے کے جواب میں ایک چٹھی سردار صاحب ممدوح کی خدمت میں بنام "صحیح جہد للبقاء" بھیجی تھی۔ جو ناظرین الفضل کی دلچسپی کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

(دوست محمد حجانہ ڈیرہ غازیخاں)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مربی ام جناب سردار احمد خاں صاحب سلمکم اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ کے بعد ادب سے عرض ہے۔ جناب کا رسالہ جہد للبقاء والاتفاق مجھے ملا۔ اور پڑھنے میں آیا۔ جناب والا نے جس قدر اخلاص دلسوزی اور حب اسلام کے ساتھ فرقہ اہلسنت کی وکالت کی ہے۔ اسکی جس قدر تعریف کی جائے۔ کم ہے۔ مگر جو ذریعہ حصول اپنے مقصد اعلیٰ کا جناب نے تجویز کیا ہے۔ اس سے مجھے شک ہے۔ کہ کبھی آپ کو منزل مقصود نصیب ہو سکے۔ ع ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی

براہ نوازش مجھے اس موضوع پر کچھ استفسار کی اجازت دی جائے۔

۱۔ جناب نے اپنی جدوجہد کو صرف فرقہ اہلسنت کے احیاء تک محدود رکھا ہے۔ براہ مہربانی اہلسنت کی تعریف۔ بحوالہ ائمہ اہلسنت فرمائی جائے۔ جناب کے رسالے سے تو اتنا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو مسلمان شیعہ یا "میرزائی" نہیں۔ وہ اہلسنت ہے۔ حالانکہ مفروضہ اہلسنت طبقہ کے اندرونی فرقوں میں اس سے کم بعد اور اختلاف نہیں۔ جو جناب نے سنیوں میں بمقابلہ شیعوں اور "میرزائیوں" کے دیکھا ہے۔ اس بارے میں سنیوں کے اندرونی فرقوں کا ایک دوسرے کے کھنڈن اور تکفیر کا طویل ریکارڈ شاہد ہے۔ واضح رہے کہ سنی کہلانے والوں میں سے ایک احمدی جماعت بھی ہے۔ جو صحیح معنوں میں اپنے آپ کو اہلسنت والجماعت سمجھتی ہے۔ اس لئے تعریف اہلسنت واضح ہونے پر یہ فیصلہ آسانی سے ہو سکے گا۔ کہ صحیح اہلسنت والجماعت کونسا فریق ہے۔

۲۔ جناب والا نے احیائے قوم کے تین ذرائع تجویز فرمائے ہیں۔ (۱) انجمنیں بنانا۔ (۲) بیت المال بنانا (۳) باخبر خطیب (باخدا نہیں) پیدا کرنا۔ یہ طریق ایک ہوشیار اور چالاک لیڈر کے نزدیک مدار نجات ہو سکتا ہے۔ مگر ایک باخدا اور دیندار کے نزدیک نہیں۔ براہ کرم مطلع فرمایا جائے۔ کہ آپ نے یہ ذریعہ نجات کس نص سے لیا ہے؟ نص نہ سہی۔ کم از کم ۱۳۶۰ سال کی اسلامی تاریخ سے کچھ پتہ اس قسم کا دیا جائے۔ کہ کبھی کسی مردہ قوم کا احیا صرف ان ذرائع سے ہوا۔ جو جناب والا نے تجویز فرمائے ہیں۔

۳۔ جناب والا نے اپنے رسالہ میں قوم کی بےنظمی و بےمرکزیت کی بڑی مرثیہ خوانی کی ہے۔ اور تنظیم و مرکزیت کو واحد ذریعہ نجات و فلاح قوم قرار دیا ہے۔ لیکن جو شخص کسی تنظیم والی تحریک کے ساتھ شامل ہو کر وہی کام کرتا ہے۔ جو آپ کا نصب العین ہے۔ تو آپ اسے گمراہ اور تنظیم و نظام کا شکار شدہ قرار دیتے ہیں۔ گویا جس چیز کو آپ اپنے واسطے آب حیات سمجھتے ہیں۔ وہ اگر دوسروں کو میسر ہو۔ تو آپ اسے دھوکے کی ٹٹی اور شکارگاہ قرار دیتے ہیں۔ اگر آپ نے تعصب سے ایسا نہیں لکھا۔ تو براہ مہربانی اس کا فرق سمجھا دیا جائے۔

۴۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ "پیری مریدی بیشک ایک مفید سلسلہ تھا۔ مگر تبلیغ نہ ہونے سے وہ سلسلہ دوکانداری بن کر رہ گیا۔" (صفحہ ۶ سطر دوم) قادیان میں جائز سلسلہ پیری مریدی بھی ہے۔ تنظیم بھی ہے۔ تبلیغ بھی ہے۔ نہ مزار پر غلاف اور بوسہ بازی ہے۔ نہ رقص سرود ہیں۔ نہ پاؤں پڑنا ہے۔ نہ کوئی شرک ہے۔ تو آپ کو اس مرکز کے ساتھ تعاون کرنے میں کیا عذر ہے۔ براہ نوازش صحیح سلسلہ پیری مریدی کے بزرگان ماضی کی فہرست دی جائے۔ تاکہ ان کے اسوۂ حسنہ کی روشنی میں جناب کے مجوزہ ذرائع کی صحت ہو کر جانچا جائے۔

۵۔ جناب والا نے یہ مانتے ہوئے کہ "میرزائی" عام معاملات میں ائمہ اربعہ میں سے کسی نہ کسی کی تقلید کرتے ہیں۔ لکھا ہے۔ کہ "میرزا نے دو بڑے گناہ کئے۔ دعوئی نبوت اور منسوخی جہاد۔" لعنت خدا کی اس پر جو میرزا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان معنوں میں نبی مانتا ہو۔ جو کہ آپ لوگ نبی کے کرتے ہیں اور لعنت خدا کی اس شخص پر بھی جو مسئلہ جہاد کو خدا اور رسولؐ کی تعلیم کے خلاف مانتا ہو۔ اور ہدایت خدا کی ان لوگوں کو ہو۔ جو کسی مدعی کی نسبت وہ بات منسوب کریں۔ جسے وہ خود نہ مانتا ہو۔ اور جو لوگوں میں صرف شرارت کے طور پر جوش و نفرت پھیلانے کی نیت سے اس کی طرف منسوب کی جائے۔ خدارا انصاف کریں۔ کہ کونسا اعلان جہاد موجودہ صدی کے مسلمانوں نے کیا۔ اور "میرزائی" اس سے اختلاف کر کے گھروں میں بیٹھے رہے۔ اور میدان کارزار میں شریک نہ ہوئے۔ آپ نے بھی تو باہیں جوش جہاد احیائے قوم کے لئے صرف "قلمی جہاد" کی تعلیم دی ہے۔ (صفحہ ۲۰ سطر ۱۷) اور جنگی جہاد کا اعلان آپ بھی نہیں کر سکے۔

جناب من! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سے زیادہ کچھ نہیں لکھا۔ کہ اس ملک اور اس زمانے میں دین کے لئے "تلوار اٹھانے کی ضرورت نہیں" بعینہ جیسا کہ کوئی شخص دس بجے دن کے وقت کہے۔ کہ نماز ظہر کا وقت نہیں۔ تو کیا اسے نماز فریضہ کا منکر کہا جائیگا۔

۶۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف آپ کو سب سے بڑی چڑ دعوئی نبوت کی ہے۔ مگر آپ لوگوں نے اس امر کی طرف دھیان نہیں دیا۔ کہ حضرت میرزا صاحبؑ نے دعوئی نبوت کے ساتھ تعریف نبوت میں بھی تبدیلی کی ہے۔ شریعت لانے والی بعثت بالاتفاق فریقین ذات اقدس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم ہے۔ شریعت نہ لانے والی۔ مگر براہ راست اللہ تعالیٰ سے عطا ہونے والی بعثت جیسا کہ بنی اسرائیل میں بکثرت ایسے نبی آتے رہے ہیں۔ بالاتفاق فریقین حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ختم۔ ایک تیسری بعثت ہے۔ جو متنازعہ فیہ ہے۔ جو فنافی الرسول مقام کی ہے۔ اور جو صرف متبعین محمدیہ کے لئے مخصوص ہے۔ امام قادیانی نے صرف اس تیسری بعثت کا دعوٰی کیا ہے۔ جب حضرت میرزا صاحب اوائل میں علمائے ظاہر کی طرح اس مقام کو از قسم غیر نبوت بیان کرتے رہے۔ مگر بعد میں خدا سے علم پا کر اس مقام کو از قسم نبوت قرار دیا۔ مقام اور درجہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ صرف تعریف میں تبدیلی کی ہے۔ آپ لوگوں کی دیانتداری کا تقاضا یہ تھا۔ کہ حضرت میرزا صاحبؑ کے خلاف اپنے اعتراض کو ان کے صحیح دعوٰی کی حد تک محدود رکھتے۔ اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے۔ کہ یہ تیسرا مقام جس کا کہ حضرت مرزا صاحب کو دعوٰی ہے۔ از قسم نبوت نہیں۔ بلکہ آپ لوگ دیدہ و دانستہ عام مسلمانوں کو دھوکا دینے اور ایسا شور و غوغا کرتے ہیں۔ کہ گویا حضرت میرزا صاحب نے دعویدار بعثت از قسم اول ہو کر باغِ ختم نبوت محمدیہ کو اجاڑ دیا ہے۔

۷۔ آپ فرماتے ہیں۔ کہ میرزا جی نے مسلمانوں کی وحدت شکنی کی پوری سعی کی ہے۔ (صفحہ ۱۱) جناب نے احیائے قوم کے لئے مکہ۔ مدینہ۔ (۳) نجف۔ (۴) بغداد۔ (۵) جامعہ ازہر۔ (۶) دہلی۔ علی گڑھ۔ (۷) دیوبند۔ (۸) بریلی۔ جمعیۃ العلماء (۹) ندوۃ العلماء۔ (۱۰) امیر شریعت مولوی عطاء اللہ صاحب (۱۱) سہارنپور کی نئی تحریک حکومت الٰہیہ۔ سب مرکزوں سے منہ موڑ کر قوم کو صرف جام پور کی طرف مدعو کیا ہے۔ (اب مرکز امرتسر و لاہور بنایا گیا ہے) اور اپنی مرکزی انجمن اسلامیہ جام پور سے رہنمائی اور ہدایت حاصل کرنے کی تلقین کی ہے۔ اور "اے زفرصت بےخبر در ہر چہ باشی زود باش" لکھ کر جلد مرکز جام پور سے روشنی اور ہدایت پانے کی ترغیب دی ہے۔ (ص ۱۵) پھر کیا حضرت میرزا نے قادیان کو مرکز بنا کر آپ سے زیادہ کچھ کیا ہے؟

۸۔ آپ عظیم الشان قربانی اور تن من دھن سے اپنے فرقہ کی ترقی و فلاح کے کاموں میں سرگرم رہتے ہیں۔ لیکن آپ کے اپنے فرقہ کی قدردانی کا یہ عالم ہے کہ آپ کو اپنے محلہ کی جامع مسجد کو چھوڑ کر دور و نزدیک کی دیگر مسجدوں میں ادائے نماز اور دینی سرگرمیوں کے لئے پناہ لینی پڑتی ہے۔ اگر انگریزی حکومت کا سایہ آپ پر نہ ہوتا۔ تو آپ کے اپنے فرقہ

کے پیر اور ملاں لوگ آپ کے ساتھ وہ سلوک کرتے۔ جو کفار مکہ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ کیا تھا۔ بایں ہمہ آپ نے ایسے ہم فرقہ لوگوں کے ساتھ پورا اتحاد قائم کیا ہوا ہے۔ مگر حضرت میرزا نے اتحاد آپ کی طرح گوارا نہ کیا۔ اور قومی وحدت کا راز علیحدگی جماعت ہی سمجھا۔ اور علیحدہ جماعت بنائی۔

۹۔ آپ نے عقیدہ وفات مسیح کو جہاں نیچریت کا ڈھنگ ظاہر کر کے سر سید مرحوم کا چربہ اتارنے کا الزام حضرت مرزا صاحب پر لگایا ہے۔ وہاں آپ نے خود بھی اپنے موجودہ ہستی طبقہ کے اجماع کے خلاف وفات مسیح کا قائل بن کر آدھی میرزائیت یا نیچریت کو قبول کر لیا ہے۔ شکر ہے کہ آپ نے عام مسلمانوں کے بت نزول المسیح من السماء کو اچھی طرح توڑ ڈالا ہے۔ اب معلوم نہیں۔ کہ آپ حدیث نزول ابن مریم کے مطابق آمد مثیل مسیح کی انتظار میں ہیں یا نیچری تعلیم کے مطابق سرے سے مسیح و مہدی کی آمد کے عقیدے پر پانی پھیرتے ہیں۔ اگر مخاطب کے مسلمات معلوم ہوں۔ تو متکلم کو گفتگو میں آسانی ہوتی ہے۔

۱۰۔ میں نے جناب کی تحریک کا خلاصہ یہ سمجھا ہے۔ کہ آپ دنیا کو احمدی بنانا چاہتے ہیں بغیر احمدی بنانے کے یعنی احمدیوں جیسی تنظیم۔ احمدیوں جیسی مرکزیت اور قومی وحدت۔ احمدیوں جیسی ایثار و قربانی۔ احمدیوں جیسا نظام تبلیغ۔ اور احمدیوں جیسا بیت المال چاہتے ہیں مگر کسی اہل اللہ کی بیعت سے مستغنی اور بے مرشد رہ کر۔ آپ کا یہ طریق اہلسنت کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ جناب من قومی وحدت و احیائے قوم کا راز حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مجدد والی میں مرکوز ہے۔ جسے تمام علمائے سلف اہلسنت مانتے ہیں۔ اس حدیث میں ہر صدی کے سر پر مجدد کی آمد کا وعدہ درج ہے۔ میرزا صاحبؒ نے عین صدی کے سر پر اعلان مجددیت کا کیا۔ اور ۶۳ سال تک عرصہ میں صدی چہاردہم میں کوئی اور مدعی ظہور میں نہ آیا۔ پس میرزا صاحبؒ صحیح معنوں میں مجدد اعظم صدی چہاردہم ہیں۔ باقی منصب ان کے تمثیلی رنگ کے ہیں۔ بی بی مریم کو قرآن کریم نے اخت ہارون کہہ کر پکارا ہے۔ حالانکہ بی بی مریم حضرت ہارون علیہ السلام سے ۰۰ا سال بعد پیدا ہوئیں۔ پس سے

مگسل از پیغمبر ایام خویش تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش

(مولانا روم)

(دعاگو دوست محمد ہاشمی)

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

۸۱۸۲ منکہ شیخ اللہ بخش ولد مولوی مراد بخش صاحب قوم ٹھاکر پیشہ پنشنر۔ عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن حال قادیان دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت صرف ایک مکان واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان ہے جس کی کل موجودہ قیمت دس ہزار روپیہ ہے۔ جدی جائیداد میں قبل ازیں اپنے قرضوں کی ادائیگی کے واسطے فروخت کر چکا ہوں۔ موجودہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائیداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پنشن ہے۔ چونکہ اس وقت ۱۱/۶/۱۲ ماہوار پنشن سرکاری کی صورت میں ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمدنی ہوئی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور تاز یست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ شیخ اللہ بخش پنشنر اکسائز انسپکٹر۔ گواہ شد محمد رمضان پسر موصی۔ گواہ شد غلام محمد

(مہر دارالوصیت)

منکہ اقبال بیگم زوجہ چودھری برکت علی صاحب قوم وینس زمیندار پیشہ خانہ داری۔ عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۲ء ساکن محلہ دارالبرکات قادیان پ۔ او خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مبلغ ۲۰۰/ روپیہ مہر اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (انگوٹھا زوجہ بیگم جماعت ہفتم) العبد اقبال بیگم زوجہ چودھری برکت علی دارالبرکات قادیان۔ گواہ شد منشی غلام محمد۔ گواہ شد چودھری برکت علی۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا

۸۱۸۱ منکہ امۃ الرحمن بنت بابا نظام دین قوم تیلی پیشہ خانہ داری عمر ۱۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالعلوم ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۲/۴۵ کو حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں اس وقت میرا ماہوار وظیفہ جو مجھے والدہ صاحبہ کی طرف سے ملتا ہے ۵ روپے ہے۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میں تاز یست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ امۃ الرحمن ولد بابا نظام دین۔ گواہ شد خورشید بیگم بقلم خود۔ گواہ شد۔ علی محمد حقانی موصی بقلم خود

۸۲۳۸ منکہ کنیز فاطمہ زوجہ مولوی حبیب اللہ خان صاحب قوم راجپوت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر ۵۰۰/ روپے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ کنیز فاطمہ موصیہ زوجہ حبیب اللہ خان۔ گواہ شد حمید اللہ خان پسر موصی۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا

۸۲۳۴ منکہ کریم بخش ولد خدا بخش۔ قوم ہجرا۔ پیشہ تجارت۔ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت بوقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے ایک عدد پختہ مکان واقعہ محلہ دارالبرکات قادیان جس میں میرا ۱۵۰۰/ روپیہ خرچ ہوا ہے اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط کریم بخش گجراتی گواہ شد:۔ علی محمد انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد احمد الدین مؤذن مسجد دارالبرکات

۸۲۳۶ منکہ کرم نساء زوجہ ملک مولا بخش صاحب قوم راجپوت۔ پیشہ خانہ داری عمر ۸۱ سال تاریخ بیعت صحابیہ پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالفضل ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ ۳۰۰/ روپے مہر ہے اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ زیور کوئی نہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اس کے بعد اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ کرم نساء۔ گواہ شد علی محمد انسپکٹر وصایا۔ کاتب الحروف۔ محمودہ خاتون اہلیہ ملک سعید احمد صاحب بقلم خود۔

۸۲۳۵ منکہ کریم بی بی بیوہ شیخ محمد عبد اللہ قوم شیخ عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن دارالفتوح پ۔ او قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائیداد ایک مکان خام ہے۔ واقعہ محلہ دارالفتوح قیمتی مبلغ ۸۰۰/ روپے اندازاً ہے میں اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک ہوں۔ اس کے علاوہ نقد ۲۰/ روپے میرے کل جائیداد قیمتی مبلغ ۱۲۰/ روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری آئندہ پیدا کردہ جائیداد اور میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ حصہ وصیت نقد ادا کرتی ہوں۔ العبد نشان انگوٹھا کریم بی بی مذکور۔ گواہ شد محمد اکمل قریشی ناصر قادیان۔ گواہ شد محمد احمد قریشی دارالفتوح قادیان

۸۲۳۱ منکہ فاطمہ بی بی زوجہ میاں عبد الحمید صاحب قوم جٹ عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالبرکات قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴/۲/۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائیداد مفصلہ ذیل ہے۔ کانٹے ایک جوڑی وزنی ۴/۱ تولہ اس کے علاوہ مبلغ ۳۰۰/- روپے حق مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے اس کے علاوہ کوئی زیور نہیں ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ حاجی محمد اسمٰعیل بقلم خود
الامۃ فاطمہ بی بی موصیہ بقلم خود۔
گواہ شد: مستری عبدالحمید موصی خاوند موصیہ
گواہ شد: حاجی محمد اسمٰعیل نائب صدر دارالبرکات

اعلان نکاح

مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء بروز جمعۃ المبارک عزیز مستری عبدالغنی صاحب ولد مستری مہرالدین صاحب ساکن بھکار ضلع گورداسپور حال دارالرحمت قادیان کا نکاح مسماۃ رفیعہ بیگم صاحبہ بنت میاں محمد الدین صاحب مرحوم مؤذن محلہ دارالرحمت قادیان کے ساتھ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود نے بعوض مہر مبلغ ارسعائی صد روپیہ پڑھایا۔ احباب دعا کریں کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار: میاں عبدالحمید ساکن بکھوسکے حال دارالفتوح قادیان +

محافظ شباب گولیاں

یہ نسخہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا ہے۔ مقوی دل و دماغ۔ معین حمل۔ و محافظ شباب ہے۔ بواسیر اور رحم کی تمام بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ دماغی کام کرنے والوں کے لئے بیحد مفید ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی چار گولیاں۔
خان عبدالعزیز خان حکیم حاذق
مالک و مینیجر طبیہ عجائب گھر قادیان

جوہر حب

ہر قسم کے دمہ کھانسی کے لئے سریع التاثیر مجرب دوائی ہے
حکیم کرم الٰہی دین محمد
احمدیہ دارالشفا۔ گوجرانوالہ

غیر مسلم اقوام کے لئے بیس ہزار روپیہ انعام

تمام غیر مسلم اقوام کی مذہبی کتب سے ثابت ہے کہ جب جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا تھا۔ تب تب ان کی اصلاح کے لئے ایک خدائی رہنما ظاہر کیا جاتا تھا۔ قرآن شریف سے بھی ربانی قانون ثابت ہے۔ خدائی رہنما ایک عظیم الشان نعمت ہوتا ہے۔ جس کی تعلیم سے انسان دونوں جہان میں فلاح پا سکتا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اپنی تمام مخلوق میں یہ فضل مقدر کیا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے ولکل امۃ رسول یعنی ہر ایک قوم کے لئے ایک رسول ہے (سورہ ۱۰ آیت ۴۷) پھر یہ سلسلہ متواتر جاری رکھا جیسا کہ وہ فرماتا ہے ثم ارسلنا رسلنا تترا یعنی ہم اپنے رسول متواتر بھیجتے رہے (۲۳/۴۴) مگر اسلام سے پیشتر کے وہ تمام مذاہب صرف ایک ایک قوم اور ایک ایک ملک کے لئے تھے۔ اس لئے ان کی تعلیم بھی صرف اسی قوم کے لئے تھی۔ جب زمانہ آیا کہ خدا تعالیٰ نے دنیا کی تمام اقوام کے لئے ایک مکمل اور عالمگیر مذہب اسلام مقرر فرمایا اور صاف بتلا دیا کہ ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ وھو فی الآخرۃ من الخاسرین۔ یعنی جو کوئی اسلام کے سوائے دوسرا دین چاہے گا۔ وہ تو ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہوگا۔ (۳/۸۵) اس کے بعد ان مذاہب کی تجدید کی ضرورت نہ رہی۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف سے رسول مبعوث فرمانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے موقوف کر دیا۔ اگر کسی غیر مسلم کا یہ دعویٰ ہو کہ اب بھی ان میں یہ سلسلہ جاری ہے تو اس ربانی منصب کے مدعی کو پبلک میں پیش کرو۔ ہم بیس ہزار روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد۔ دکن

ضرورت رشتہ

دو لکھی پڑھی لڑکیوں کے لئے جن کی عمر ۱۴-۱۶ برس ہے اور امور خانہ داری سے پوری طرح واقف ہیں نہایت اچھے رشتوں کی ضرورت ہے۔ جو انگریزی اعلیٰ تعلیم یافتہ برسر روزگار ہوں۔ اور پٹھان یوسف زئی خاندان سے تعلق رکھتے ہوں مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں
ڈاکٹر نثار احمد
6 ماڈرن آئی وی۔ انڈر مرینہ ہوٹل۔ نئی دہلی

ہمدرد نسواں

حضرت خلیفۃ المسیح اول کا تحریر فرمودہ نسخہ اٹھرا کے مریضوں کے لئے نہایت مجرب و مفید ہے
قیمت فی تولہ۔ ایک روپیہ چار آنے
مکمل خوراک گیارہ تولہ بارہ روپے ۱۲/- +
ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

مطبوعات طب جدید

وہ لوگ جو علم طب سے دلچسپی رکھتے ہیں یا طبیب ہیں۔ اگر صحیح معنوں میں طبیب بننا چاہتے ہیں۔ تو دور حاضرہ کے طبیب اعظم مجدد طب۔ استاذ الاطباء حکیم احمد دین صاحب موجد طب جدید۔ اور آپ کے جانشین سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب صدر آل انڈیا خادم الحکمت شاہدرہ کی علمی و عملی تصانیف کا مطالعہ فرمائیں۔ باوجود گرانی زمانہ کے قیمتیں سابقہ مقرر ہیں۔ فہرست معہ قیمت درج ذیل ہے

کتاب	قیمت
ہمارا طب	[illegible]
حرز جان حصہ اول و دوم سوم	[illegible]
اکسیرات طب جدید	[illegible]
طبی اربعین	[illegible]
در مکنون	[illegible]
اسرار خفی رموز طب	۸/
کتاب الصدمات	[illegible]
معالجات طب جدید	[illegible]
فنقش شباب	[illegible]
طب العرب	[illegible]
شاہین عمل	[illegible]
رہنمائے بایو کیمک	[illegible]

ملنے کا پتہ
کتب خانہ طب جدید
شاہدرہ۔ لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

ٹنڈر نمبر ۴۸/۲۶۳/5 ۱۹۷ - کوڈ ورڈ
"CGFGH"

کل مجموعی طور پر ۴۷۰۵ من سرسوں کا تیل نارتھ ویسٹرن ریلوے کو سپلائی کرنے کے لئے ٹنڈر مطلوب ہیں تیل مندرجہ ذیل سٹیشنوں کو اس مقدار میں جو ٹنڈر فارم پر درج ہیں فراہم کیا جائے۔

انبالہ چھاؤنی۔ غازی آباد۔ بھٹنڈا۔ جنید۔ فیروز پور چھاؤنی۔ لدھیانہ۔ پاک پٹن۔ بہاول نگر۔ گوجرانوالہ۔ لاہور اور پشاور چھاؤنی۔

ٹنڈر فارم ۲۰ راپریل ۱۹۴۵ء اور اس کی بعد کی تاریخوں میں ۲ اور ۳ بجے دن کے درمیان کام کے دنوں میں (جبکہ تعطیل نہ ہو) اور ہفتہ کے دن ۱۲ بجے سے ایک بجے دوپہر تک دفتر کنٹرولر آف سٹورز این ڈبلیو ریلوے لاہور ڈسٹرکٹ کنٹرولر آف سٹورز این ڈبلیو آر کراچی چھاؤنی سے بہ قیمت ایک روپیہ مل سکتا ہے۔ یہ مقامی قیمت ہے یعنی لاہور اور کراچی سے لینے والوں کے لئے۔ اگر لاہور اور کراچی چھاؤنی کے باہر سے کوئی طلب کرے۔ تو محصول ڈاک وغیرہ کے پیش نظر ایک روپیہ گیارہ آنے میں بھیجا جائیگا بذریعہ ویلیو پے ایبل پوسٹ فارم منگانے کی درخواست قابل قبول نہ ہوگی۔ بذریعہ منی آرڈر روپیہ بھیجنے کی رسید آنے پر ہی فارم ارسال کئے جائیں گے۔

سربمہر ٹنڈر آفس سپرنٹنڈنٹ جنرل مینجر این۔ ڈبلیو۔ آر۔ ایمپرس روڈ لاہور کے پاس ۱۶ راپریل ۱۹۴۵ء سوموار کے روز ۲ بجے دوپہر تک پہنچ جانا ضروری ہیں۔ ٹنڈر مذکورہ بالا دفتر میں دفتر کے روز کام کے دن ۳ بجے سہ پہر کو کھولے جائیں گے ٹنڈر گزار ٹنڈر کھولے جانے کے وقت اگر موجود رہنا چاہیں۔ تو ان کو اس کی اجازت ہوگی

ریلوے کی طرف سے مال کی برآمد سے متعلق کسی پرمٹ کا انتظام نہیں کیا جائے گا

ڈپٹی جنرل مینجر راشننگ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۴ر اپریل۔ مغربی جرمنی میں مارشل منٹگمری کی فوجیں نومسٹر کے شہر پر قبضہ کرنے کے بعد شمال مشرق کی طرف برابر بڑھتی جا رہی ہیں۔ اوسنابرگ کے شہر کے اندر بھی لڑائی ہو رہی ہے۔ کیسل اور فلڈا کے درمیانی علاقہ میں بڑھنے والے دستے بیلفیلڈ کے شہر سے آگے نکل گئے ہیں۔ اور اب ویزر دریا سے صرف نو میل دور ہیں۔ روہر میں جرمن فوجوں کے گرد امریکی گھیرے کو توڑنے کے لئے جرمنوں نے بہت کوشش کی۔ مگر کامیاب نہ ہو سکے۔ کیسل کے شہر میں تیسری امریکن فوج نے جرمنوں کا صفایا کر دیا ہے۔ ایک دستہ گاتھا کے شہر تک جا پہنچا ہے۔ اور برلین سے صرف ڈیڑھ سو میل دور ہے۔ روسی فوجوں نے دریائے لیٹا کو پار کر لیا ہے۔ اور اب وہ ویانا سے صرف دس میل دور ہیں۔

واشنگٹن ۴ر اپریل۔ تین سو بمبار وں نے مریانا کے اڈوں سے اڑ کر ٹوکیو کے علاقہ پر پھر حملہ کیا اور تین صنعتی کارخانوں کو خاص طور پر نشانہ بنایا۔ ان میں سے دو کارخانے ٹوکیو سے صرف بیس میل پر واقع ہیں۔ یہ بھی اعلان کیا گیا ہے۔ کہ امریکن فوج تادی تادی کے جزیرہ پر اتر گئی ہے۔ جو فلپائن میں ہنڈاناؤ سے ڈیڑھ سو میل جنوب مغرب میں ہے۔ اوکے ناوا میں امریکن فوج ہر جگہ بڑی تیزی سے آگے بڑھ رہی ہے۔ جاپانی بہت کم مقابلہ کر رہے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ یہاں ساٹھ ہزار جاپانی فوج ہے۔ جس کا کثیر حصہ جزیرہ کے نصف جنوبی میں ہے۔

دہلی ۴ر اپریل۔ کامن ویلتھ ریلیشنز ممبر نے سنٹرل اسمبلی میں بتایا۔ کہ برما۔ ملایا اور بحرالکاہل کے دوسرے ممالک میں ہندوستانی مزدوروں کو جانے کی اجازت دینے کے لئے جو شرائط مقرر کی جائینگی۔ وہ مقامی حالات کا خیال رکھتے ہوئے مقرر کی جائینگی۔ اور ان شرائط کا آخری فیصلہ کرنے سے قبل ان جماعتوں کی رائے معلوم کر لی جائیگی۔ جو مزدوروں کے معاملات میں دلچسپی لیتی ہیں۔

سول سپلائی ممبر نے کہا۔ کہ ہندوستان میں بننے والے ریشمی کپڑے کی انتہائی قیمتیں ابھی مقرر نہیں کی گئیں۔ نیز یہ کہ بمبئی کی ایک کمپنی کو ریڈیو سیٹ بنانے کی اجازت دی گئی ہے۔

لنڈن ۴ر اپریل۔ رومانیہ کی وزارت جنگ نے شاہ مائیکل کے دستخطوں سے ۶۲ فوجی کرنیلوں کی برطرفی کے احکام صادر کر دیئے ہیں۔

لنڈن ۴ر اپریل۔ ڈاکٹر گوئبلز نے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ اتحادی یہ جنگ جیت جائینگے۔ مگر ہمارے پاس ایسے ذرائع ہیں۔ کہ ہم ان کی غلامی سے بچ جائینگے۔

پیرس ۴ر اپریل۔ جنرل آئزن ہوور نے اعلان کیا ہے۔ کہ اتحادی افواج نے روہر کے گرد اپنا گھیرا مضبوط کر لیا ہے۔ یہاں گھری ہوئی جرمن فوج کی تباہی یقینی ہے۔ دشمن کو اس کے اہم ترین صنعتی علاقہ سے محروم کر دیا گیا ہے۔ اس شاندار کارنامہ نے جنگ کے خاتمہ کو اور بھی قریب کر دیا ہے۔

روم ۴ر اپریل۔ آٹھویں فوج نے ایڈریاٹک کے سیکٹر میں حملہ کر کے اٹلی کی جنگ کی خاموشی کو توڑ دیا ہے۔ بعض دستے جرمن مورچوں کے عقب میں ولاڈی کماچیو پر اتر گئے ہیں۔

لاہور ۴ر اپریل حکومت ہند کے مشورہ کے ساتھ حکومت پنجاب نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ گندم وغیرہ اجناس کی کنٹرول قیمتیں مزید ایک سال تک یہی رہینگی۔

لاہور ۴ر اپریل۔ اخبار ویر بھارت کے منیجر اور اسسٹنٹ منیجر کو گرفتار کر لیا گیا۔ اخبار کے منیجنگ ڈائرکٹر کو پہلے گرفتار کیا جا چکا ہے۔ ان کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ ان کے اخبار کو کاغذ کا جو کوٹہ ملا ہوا تھا۔ اس کے خرچ کے متعلق وہ گورنمنٹ کو غلط رپورٹیں دیتے رہے۔ اور اس طرح کاغذ بچا کر کانگرس پروپیگنڈا کے لئے دیا۔ اخبار چترا کے دونوں مالکان بھی گرفتار ہو چکے ہیں۔ ان پر یہ الزام ہے۔ کہ انہوں نے سالانہ نمبر میں کوٹہ سے زیادہ کاغذ استعمال کیا۔ اور بغیر منظوری آرٹ پیپر بھی لگایا۔

بخارسٹ ۴ر اپریل۔ روسی رومانیہ سے تیل کے چشموں سے متعلقہ ۲۶ ہزار ٹن وزنی مشینری روس لے گئے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ رومانیہ میں تیل کی پیداوار ۲۶ لاکھ گیلن سے گھٹ کر صرف پانچ لاکھ گیلن رہ گئی ہے

دہلی ۴ر اپریل۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ اگر گندم کی قیمتیں گر گئیں۔ تو وہ پنجاب۔ سندھ۔ یو۔پی میں سات روپیہ آٹھ آنہ فی من کے حساب سے تمام گندم خریدے گی۔ تا زمینداروں کو نقصان نہ پہنچے۔ حکومت سندھ نے گندم کا بھاؤ ۸/۱۰/۰ فی من

مقرر کر دیا ہے۔

لنڈن ۴ر اپریل۔ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر میں جرمن لیڈروں اور جرنیلوں کی جو کانفرنس ہوئی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس میں ہٹلر نے ڈکٹیٹر شپ سے دست برداری پر آمادگی کا اعلان کیا۔ اور ایک جنگی کونسل کے مقرر کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔ جس کا صدر مارشل کیسلرنگ ہو۔ نیز یہ کہ وہ خود ہملر اور گوئرنگ وغیرہ اس کونسل کے ممبر ہونگے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ اس نے اپنے جرنیلوں سے یہ بھی کہا۔ کہ وہ اتحادیوں سے صلح کی گفت و شنید کریں۔ مگر وہ خود اور ہملر ملک کے اندرونی انتظام کے ذمہ وار ہوں گے۔ مگر جرنیلوں نے اس تجویز کو نہ مانا۔

دہلی ۴ر اپریل۔ لاٹ کے حلقوں میں یہ خبر گرم ہے۔ کہ صوبائی حکومتوں کو ہدایت کر دی گئی ہے۔ کہ وہ کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو جلد از جلد رہا کر دیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ کانگرس اور لیگی لیڈروں سے کہا جائیگا۔ کہ سیاسی ڈیڈلاک کو دور کرنے کے لئے دونوں متفقہ تجاویز پیش کریں۔

واشنگٹن ۴ر اپریل۔ امریکہ کے نائب صدر مسٹر جیمز بیرنیز جو فوجی بھرتی کے ڈائرکٹر بھی تھے۔ انہوں نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے یہ تجویز پیش کر رکھی ہے۔ کہ سامان جنگ تیار کرنے کے لئے اب تک جو کوششیں ہوتی رہی ہیں۔ انہیں اب شہری ضروریات کو پورا کرنے میں لگا دیا جائے۔

واشنگٹن ۴ر اپریل۔ برازیل اور روس کے درمیان ڈپلومیٹک تعلقات۔ جو ۱۹۱۷ء میں روس میں انقلاب کے وقت قطع ہو گئے تھے۔ اب بحال ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۴ر اپریل۔ قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ یورپ میں ڈکٹیٹر شپ کسی جگہ نہ رہ سکے گی۔ ہٹلر اور مسولینی کے ساتھ جنرل فرینکو کا انجام بھی تاریک نظر آ رہا ہے۔ شاہ پسندوں نے اس کے خلاف پرپیگنڈا نکالنے شروع کر دیئے ہیں ہسپانوی سفیر مقیم لنڈن کا مستعفی ہو جانا بھی اسی سلسلہ کی کڑی سمجھا جاتا ہے۔

لنڈن ۴ر اپریل۔ رائیٹر کی اطلاع ہے۔ کہ رائل ایئر فورس نے صرف ماہ مارچ میں جرمنی پر ۶۷۵۰۰ ٹن بم گرائے۔ جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ ایک گھنٹہ میں جرمنی پر نوے ٹن بم برسائے جاتے رہے۔

پیرس ۴ر اپریل۔ فرانس کے وزیر جنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ صرف فرانسیسی فوجیں ہی اپنی مشرق بعید کی نوآبادیوں کو آزاد کرائینگی۔ اس بارہ میں اتحادیوں سے بات چیت ہو رہی ہے۔ ہم ان علاقوں میں ستر ہزار فوج بھیج سکینگے۔ والنٹیئروں کے دستے اور نوآبادیاتی سپاہی ان کے علاوہ ہونگے۔

ماسکو ۴ر اپریل۔ روسی فوجوں نے آسٹریا میں پیشقدمی کرتے ہوئے شمالی اٹلی کو جانے والی سڑک کاٹ دی ہے۔ گویا اب جرمنوں کو شمالی اٹلی سے بھی کوئی مدد اور تیل وغیرہ نہ مل سکے گا۔

دہلی ۴ر اپریل۔ سنٹرل اسمبلی نے ایک کانگرسی ممبر کا یہ ریزولیوشن منظور کر لیا۔ کہ ۱۹۳۵ء کے گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کی اس دفعہ میں تبدیلی کی جانے کی سفارش حکومت ہند سے کی جائے۔ جس کے رو سے ہندوستان میں برطانی تجارتی کمپنیوں کے خلاف کسی قسم کی کارروائی کرنے کی ممانعت کی گئی ہے۔

لنڈن ۴ر اپریل۔ مغربی محاذ پر برطانی دستوں نے شمالی میدان میں اوسنابرگ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جو ریلوے کا ایک اہم سنٹر ہے۔ یہ دستے ہوائی جہازوں سے اتارے گئے تھے۔ روسی فوجیں ویانا کی بیرونی بستیوں تک جا پہنچی ہیں۔

کلکتہ ۴ر اپریل ۱۵ ویں کور کے دستے برما کے شہر ٹانگو میں داخل ہو گئے ہیں۔ جو ریلوے کا خاص مرکز ہے۔ اس سے پہلے اتحادی فوجیں پانچ مقامات پر اراکان میں اتر چکی ہیں۔ جاپانی ٹانگو کے شمال میں مقابلہ کر رہے ہیں۔ مگر ان کے حملے کامیابی سے روکے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۴ر اپریل۔ امریکن اڑن قلعوں نے ٹوکیو سے ۸۵ میل جنوب کی طرف تاشی کاوا کے کارخانوں پر سخت حملہ کیا۔ امریکن جنگی جہازوں نے اوکے ناوا پر پھر سخت گولہ باری کی۔ جس کی آڑ میں بہت سی مزید امریکن فوج اس جزیرہ پر اتر گئی۔